کہ آج کوئی مٹھائی گھر پر بنا کر کھائی جائے۔اس کے لئے اُس نے سپاہیوں کو جو رسد پہنچانی تھی اُس میں سے تھوڑا تھوڑا سامان رکھنا شروع کردیا۔یعنی کہ جس سپاہی کو جتنا سامان دینا تھا اُس سے کچھ کم سامان دے دیا۔ جو سامان اُس نے بچایا تھا اُس کو اُس نے اپنے گھر پہنچادیا۔اُس کی عورت نے چار مٹھائیاں بنائی۔دوسری طرف جن سپاہیوں کو رسد کا سامان دیا تھا اُن میں سے ایک نے سامان کا وزن کرکے دیکھا تو وہ کم نکلا اور اُس کے شور مچانے پر دوسرے سپاہیوں نے بھی وزن کیا وزن کم ہونے کی وجہ سے اُنہوں نے کندوہی کو جا دبوچا اور اُس کی خوب مار پیٹ کی، نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ بات راجہ تک جا پہنچی۔غرض کہ اُس کو اس معاملہ میں شام تک بہت تکلیف اُٹھانی پڑی۔جبکہ اُس کے گھر والوں نے اپنے حصّہ کی مٹھائیاں کھالیں اور کندوہی کے حصّہ کی مٹھائیاں رکھ دیں۔ اُس دن اُس کے گھر پر اُس کا داماد آیا ہوا تھا، گھر والوں نے اُس کے حصّہ کی مٹھائیاں اُس کو کھلا دیں۔جب شام کو وہ واپس گھر آیا تو مٹھائیاں نہ پا کر بہت ہی شرمندہ ہوا، کہ اس قدر تکلیف اُٹھانے کے بعد بھی مٹھائی نہیں ملی۔گھر والوں کو جب واقعہ سنایا تو اُنہوں نے کہا تو نے چوری کیوں کی تھی ہم تیرے ایسے فعلوں کے ذمہ دار نہیں

ہیں‘‘ انسان تو موہ کی شراب کے نشہ میں بیہوش ہوا ہوا دھن دولت اور استری کے ہاتھ بکا ہوا ہے۔ سادہ سنت کی سنگت نہیں کرتا ہے۔ اے سجنوں جنم اور مرن اور بوڑھاپے سے ڈرو اور سری اریہنت سِدھ سادھو اور دھرم کی شرن لو۔ طاقت کے مطابق سراوک دھرم قبول کر کے بارہ برت قبول کرو اب تو موقعہ مل گیا ہے پھر زندگی میں ایسا موقع ملنا مشکل ہوگا۔ اس طرح اوپدیش دیکر سودھرما سوامی نے حاضرین کو ایسا سمجھایا۔ گویا امرت کی بارش برسادی اور یہ بھی جتلایا کہ دو طرح کا دھرم ہے ایک سادہ مُنی راج کا دوسرا گرہستیوں کا یعنی سراوک کا جو من چاہے اُسے قبول کر لے اور یہی دو قسم کے دھرم موکش میں پہنچانے والے ہیں۔ دان دو اور پارسائی کو اختیار کرو عبادت کرو اور نیک خیالوں میں راغب رہو تب موکش کو پاؤ گے یہ خطبہ سُن کر سامعین خوش ہوئے اور ہر طرف سے دھن دھن کی صدا آنے لگی۔ اُسی وقت کئی لوگوں نے سنجم لیا کئی نے بارہ برت سراوک کی لے لیں اور کئی نے سمکت حاصل کی پھر بندنا نمسکار کر کے اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے مگر جمبو کمار پر اس خطبہ کو سُن کر سب سے زیادہ اثر ہوا۔ جس کی وجہ سے اُنکو بیراگ ہوگیا اور کہنے لگے کہ بلہاری ایسے گورو مہاراج کے جنہوں نے مجھے گیان روپی امرت سے نہال

کر دیا اور میرا دل منور کر دیا۔ اس قدر عرصہ تک میں غفلت کی نیند میں سویا رہا اب مجھے اپنے خیالات کو سنا کر مجھے جگا دیا۔ اُس نے سودھرما سوامی کو عرض کیا کہ اب تو میں آپ کے پاس سنجم لونگا اور آپکی سیوا بھگتی میں رہونگا کون بیوقوف ہے کہ جہاز ملنے کے بعد بھی سمندر میں غوطہ کھاوے اور اُس پر سوار نہ ہو۔ سودھرما سوامی نے فرمایا کہ جس چیز میں تجھے آرام ہو وہ کرو، اچھے کام میں غفلت ٹھیک نہیں ہوتی۔ یہ کہ کر جمبوکمار سودھرما سوامی کو نمسکار کر کے اپنے والدین سے اجازت لینے کے واسطے شہر کی طرف روانہ ہو گیا اور جب وہ مچھلی دروازہ کے پاس آیا تو توپ کا گولہ جمبوکمار کے پاس آ کر پھٹا اور جمبو کمار بال بال بچ گیا۔ اس سے جمبوکمار کو خیال آیا کہ مجھے گھر جانے کی بجائے سودھرما سوامی کے پاس جا کر بارہ برت لینے چاہیں موت کا کیا بھروسہ کب آجائے اور جمبوکمار وہیں سے واپس سودھرما سوامی کے پاس آیا اور سراوک کے بارہ برت لے لئے: ا۔ ہنسا: کسی چلتے پھرتے ترس جیو پر بِنا قصور حملہ نہ کرونگا۔

۲۔ مریسا باد: یعنی زمین، جائیداد، جانور اور عورت کے معاملے میں جھوٹ نہیں بولونگا۔

۳۔ آدِتا دان: یعنی چوری ونقب نہیں کرونگا اور نہ قفل توڑونگا اور نہ راہزنی وغیرہ نہیں کرونگا۔اور نہ کم وبیش وزن دونگا۔

۴۔ ابرہم چاری: اپنی عورت کے علاوہ دوسری ہر عورت کو ماں، بہن اور بیٹی سمجھونگا۔

۵۔ پری گرہ: زمین، مکان، نقد کی حد محدود کرونگا اور اس سے زیادہ نہیں رکھونگا۔

٦۔ برت آمدورفعت: یعنی باہر جانیکا قانون کہ میں سوائے تیرتھ یاترا کے چند میل سے زیادہ نہیں جاؤنگا چاہے کچھ بھی ہوئے۔

۷۔ ۲٦ بول کی تعداد مقرر کرلی کہ فلاں فلاں کرونگا اور فلاں فلاں چھوڑ دیا۔

۸۔ انرتھ ڈنڈ بیر منڈ: بنا کسی خاص مقصد کے ہنسا کرنا۔

۹۔ برت سما یک: کہ ہر روز سما یک کرونگا۔

۱۰۔ برت چودہ نیم کا تیاگ ہر روز چودہ میں سے جسقدر چاہے اُسقدر کا تیاگ۔

۱۱۔ برت پوسد: پرب کے دن مہینہ میں یا سال میں ایک یا جسقدر چاہے پوسا کرونگا۔

۱۲۔ سادھواور مہمان کوشُدھ کھانا پینا دینا اور اُن کی مہمان نوازی کرنا۔

یہ بارہ برت تمام عمر تک پالونگا یہ سنجم کر کے ماتا پتا کے پاس آیا اور جمبو کمار کو بہت ہی خوش دیکھ کر ماں نے پوچھا کہ آج تم بہت ہی خوش دِکھائی دے رہے ہو کیا بات ہے۔ جمبو کمار نے کہا ماتا جی آج میں نے سچّا دھرم سری سودھرما سوامی سے حاصل کیا ہے، اس واسطہ خوش ہوں۔ ماتا جی آج میں مر ہی گیا تھا کوئی زندگانی زیادہ تھی اس لئے بچ گیا اُس وقت میں دل میں ٹھان لیا تھا کہ اگر میں بچ گیا تو سنجم لے لونگا سو اب میں بچ گیا ہوں مجھ کو اجازت دو کہ میں سادھو بن سکوں۔ یہ بات سُن کر ماتا دم بخود ہوگئی اور اُس کی حالت بالکل ابتر ہوگئی اور کہنے لگی کہ ہے بچّہ یہ کیا کہہ رہے ہو سادھو ہو گیا تو ہمارا کیا حال ہوگا ہم کو کس کے سہارے چھوڑ جائیگا، سنجم آسان نہیں ہے۔ تلوار پر چلنا آسان ہے مگر سنجم کا پالنا مشکل ہے تیرا جسم بہت ہی نازک ہے تو (۲۲) بائیس پریسوں کو کس طرح سے برداشت کریگا۔ آٹھ لڑکیوں سے جو کہ اعلیٰ درجہ کی خوبصورت ہیں اور مانند پریوں کے ہیں اُن سے تیری سگائی ہوئی ہے اگر اُنکو نہ بیاہا تو لوگوں میں رُسوائی ہوگی، پہلے شادی کر لو پھر ایسے خیالات کو پالنا۔ یہ بات سنکر جمبو کمار خاموش ہو گئے کچھ جواب نہ دیا۔ جمبو کے ایسا کرنے پر گھر